اسلام میں حلال اور حرام غذائیں علمی اور تحقیقی جائزہ

Commentary on Halal and Haram foods in Islam

Abdul Haq
Lecturer Islamic studies Govt. Post Graduate College Miranshah (NWTD)
Email: abdulhaq0022@gmail.com
Abdul Ghafoor Khan
PhD Scholar, Department of Islamic studies Gomal University D.I. Khan
Email: abdulghafoor7019@gmail.com

Abstract
Halal: Permissible or non-prohibited is that which is permitted by Islamic law.
Haram: That which is strictly prohibited by the Shariah .it deserves punishment in the life hereafter.
In this article, we have made attempts to study and analysis the lawful and unlawful foods in the light of Islamic medical law with special focus on it's medical benefits and determents. We have strived to understand that lawful and lawful foods strictly according to the Divine commands elaborated in the Qur'an and Hadith and the opinion of Islamic jurists belonging to different school of thought over the ages. We have lawful and unlawful foods and drinks have been explained in connection with medical effects on human body. Various foods and drinks have been categorized in Quranic way of instructions. Comments and references from various standard works have also been selected as authentic proofs. More ever, every category has been elaborated comprehensively with special attention on septic aspects.
Keywords: Lawful and Unlawful Foods and Drink, Human body, Categorized in Quranic Way, Standard Work, Selected as authentic Proofs, Elaborated Comprehensively, Septic aspects, Human Civilization

تعارف:

غذا انسان کی بقاء اور اچھی صحت کی بنیادی ضرورت ہے چنانچہ غذا پر بحث دلچسپی اور توجہ کی حامل ہے مسلمان استعمال کرنے والی غذا کی استحلال کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غذائیں انسان کے فائدے کیلئے قدرتی طور پر بنائی گئی ہیں اور ان سے مستفید ہوتا ہے تاہم ان کی اہمیت سے واقف نہیں۔ امام سیوطیؒ اپنی کتاب "الاشباہ و النظائر "میں لکھتے ہیں

" بنیادی اشیاء ہر ایک کے لئے جائز ہے " اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس وقت تک حرام نہیں جب تک قرآن یا حدیث کسی واضح حکم کے ذریعے اسے خصوصی طور پر منع نہ کرے۔ بالفاظ دیگر اگر کوئی حوالہ مضبوط نہ ہو مثال کے طور پر کسی ضعیف حدیث سے لیا گیا ہو یا ممانعت واضح طور پر بیان نہ کی گئی ہو تو اس پر جواز کا اصول لاگو ہوتا

ہے۔اس عام اصول سے تمام غذائیں اس وقت تک جائز سمجھی جاتی ہیں جب تک اس کے متعلق قرآن یا حدیث رسول میں کوئی خاص ممانعت نہ آئی ہو۔

جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ، كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ، أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ[1]

ترجمہ "حلال اور حرام چیزیں واضح ہے لیکن ان کی درمیان کی چیزیں مشکوک ہیں اور زیادہ تر لوگوں کو ان کا علم نہیں۔ چنانچہ جو شخص اپنے آپ کو ان مشکوک چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے وہ اپنے دین اور ایمان کو محفوظ رکھتا ہے لیکن جو شخص مشکوک معاملات میں پڑ جاتا ہے جو کہ حرام ہوتے ہیں اس کی مثال اس گڈریے کی سی ہے جو کسی ممنوع چراہ گاہ کے ارد گرد جانور چراتا ہے۔اور بے شک ہر کسی کی ایک حد ہوتی ہے اور یقیناً اللہ کی حد اس کی ممنوعات ہیں"۔

حرمت خون کے وجوہ واسباب

خون دو اہم اجزاء (خلیاتی حصے Cellular Part اور آب دموی Plasma) پر مشتمل ہوتا ہے۔آب دموی کے اندر 91-92 فیصد پانی اور 8-9 فیصد جامد اجزاء پائے جاتے ہیں۔پھر جب ہم جامد اجزاء کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں غیر نامیاتی مادے (Inorganic Substance) اور نامیاتی مادے (Substance Organic) کی ایک طویل فہرست ہے۔البتہ جب ہم نامیاتی مادے کا مطالعہ کرتے ہیں تو عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس میں کیسے کیسے خطرناک اجزاء ہوتے ہیں ۔خون کے اندر (Non Protein Nitrogen Substance) کثیر مقدار میں یوریا، یورک ایسڈ، زینتھین (Xanthin)، کریٹینن (Creatinine)، امونیا (Ammonia) اور امینو ایسڈ (Amino Acid) وغیرہ پائے جاتے ہیں.

کیا کوئی طبع سلیم نائٹروجن، مرکبات یوریا، امونیا اور یورک ایسڈ کھانا پسند کرے گا۔جب یہ بات اچھی طرح ثابت ہے کہ خون کا زیادہ تر حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے تو یہ غور طلب ہے کہ کیا تر و تازہ، شیریں اور لذت آمیز پانی کو چھوڑ کر جو ہماری صحت کے لئے (بہ نسبت بد شکل، بدبودار اور بدمزہ خون سے) کہیں زیادہ اچھا ہے، خون کو استعمال کریں۔اس کے علاوہ خون کی مثال ایک فضلہ کی سی ہے کیونکہ اس کا نصف حصہ کاربن کی موجودگی کی وجہ سے Deoxygenated ہو جاتا ہے، جو پھر بدن کے اندر ایک میکانیہ (Mechanism) کے تحت قابل استعمال

ہو جاتا ہے۔ تو کاربن ڈائی آکسائیڈ جو ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اسے کیوں استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ خون کے اندر مختلف قسم کے جراثیم ہمہ وقت تیرتے ہیں جو متعدد امراض پیدا کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ خون کا استعمال خطرات سے خالی نہیں۔

خون کو قابل استعمال بنانے کے لئے اسے منجمد ہونے سے بچایا جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے خون میں فائبرن (Fibrin) موجود ہوتی ہے، اس کو علیٰحدہ کردیا جاتا ہے اور اب جو خون بچا رہتا ہے اس کو Defibrinated Blood کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے خون میں 10/9 حصہ Hemoglobin اور 10/1 حصہ Globulin ہوتی ہے۔ جب یہ دونوں اجزاء انسان کے معدہ میں پہنچتے ہیں تو وہ نہ ہضم ہونے والی Hematic میں تبدیل ہو کر یوں ہی بے کار معدہ میں پڑے رہتے ہیں جس سے صحت پر مضر اثرات کا خطرہ رہتا ہے۔

ایک سوال ذہن میں پیدا ہو سکتا ہے کہ جب خون حرام ہے تو انتقال الدم (TransfusionBlood) کی صورت میں اس پر کیا حکم عائد ہو گا۔ ہمیں معلوم ہے کہ علاج و معالجہ میں انتقال الدم کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی مریض خون کی کمی کی وجہ سے دم توڑ رہا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ خون مریض کے اندر جان پیدا کر سکتا ہے تو ایسی صورت میں بعض فقہاء کے نزدیک خون کا استعمال جائز ہے۔

اسلامی شریعت کی رو سے انسان کے لئے محرمات کا استعمال اس وقت مباح ہے جب بھوک اور پیاس سے اس کی جان نکلی جارہی ہو اور کوئی حلال وطیب چیز کھانے کو میسر نہ ہو، بشرطیکہ اس کا ارادہ نافرمانی اور زیادتی کا نہ ہو جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت 173 سے واضح ہوتا ہے۔ یہ حکم قرآن نے ایک اور جگہ بیان کیا ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [2]

ترجمہ: ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اسلامی قانون یعنی شریعت انسانی زندگی کی تعمیر نیکی (معروفات) کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اور اس کی برائیوں (منکرات) کی صفائی کرتا ہے۔ منکرات میں وہ تمام نیکیاں اور اچھی خصوصیات شامل ہیں جنہیں انسانی ضمیر ہمیشہ بطورِ خوبیاں قبول کرتا ہے۔ اس کے بر عکس منکرات میں وہ تمام گناہ اور برائیاں شامل ہیں جنہیں انسان فطرتاً بری سمجھتا ہے چنانچہ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ اسلامی قانون انسانی صحت کی بحالی / بقاء میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

چنانچہ یہ تحقیق اسلامی قانون کی نقطہ نگاہ سے جائز اور ناجائز غذاؤں کی طبی اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ سب سے پہلے ہم اسلامی قانون یعنی شریعت اور اس کی بنیادی مقصد کی وضاحت کرتا ہے۔ لفظ شریعہ عربی زبان کے لفظ شعر ائے سے نکلا ہے اس کا مقصد پانی کا راستہ شاہراہ یا سڑک ہے۔

یہ وہ راستہ ہے جس پر مؤمنین کو چلنا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے راستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا[3]

اس سلسلے میں کشف الاصطلاحات الفنون میں شریعت کا مطلب درجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔شریعت سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو دئے گئے وہ احکامات ہیں جو کوئی بھی پیغمبر لے آیا ہے چاہے اس کا تعلق طریقہ عمل (کیفیات العمل) سے ہو جو بطورِ ذیلی یا عملی قانون (فروعی یا عملیہ) سے ہو جس سے فقہ کا علم وجود میں آیایا اس کا تعلق طریقہ عقیدت (کیفیات الاعتقاد) سے ہو جو بطورِ اصلیات اور عقیدہ (اصلیہ واعتقادیہ) سے ہو جس سے علم الکلام وجود میں آیا[4]

شریعت کا درجہ بالا مطلب / معانی سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی قانون کا صرف یہ مطلب / منشاء نہیں کہ وہ تمدن کی ترقی پر زور دیتا ہے بلکہ یہ صحت کی بقاء اور انسانوں کو روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اسلامی قانون یعنی شریعت کے مختلف اصول اور احکامات جیسا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، روحانی پاکیزگی، جنسی اور عملی عادات، ماحول کی تنظیم اور غذائیں اور مشروبات وغیرہ بطورِ حفظ ماتقدم کی ادویات کا کام دیتے ہیں۔

ناجائز غذاؤں کی ممانعت کی وجوہات:

اس سے پہلے کہ ہم مختلف قسم کی ممنوع غذاؤں پر بحث کریں پہلے ان کی ممنوعیت کی وجوہات پر تھوڑی بہت روشنی ڈالتے ہیں۔ہم یہاں ان تمام ممنوعات کا احاطہ تو نہیں کرسکتے تاہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ممنوعہ غذاؤں کی عقلی اور طبی طریقوں سے وضاحت کا ہمیشہ سے رجحان رہا ہے۔المرغینانی اپنی کتاب "الہدایۃ میں رقم طراز ہے کہ ممانعت کا مقصد ممنوعہ غذاؤں سے بچاؤ کیلئے انسانی جسم کی شرافت اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔[5]

یہ رجحان خاص طور پر دورِ جدید میں جب دانشوروں اور طبی ڈاکٹروں نے یہ بات ثابت کردی کہ یہ چیزیں اس لئے منع ہے کہ یہ انسانوں کے لئے خطرناک ہیں۔اس کے برعکس اسلامی قانون کی مطابق کچھ چیزیں اس لئے جائز ہیں کیونکہ وہ طبی لحاظ سے بہتر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"مومنو!جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔[6]

اس کے علاوہ ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:"اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو[7]

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

"پوچھو تو کہ جو زینت (وآرائش) اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا اس کو حرام کس

نے کیا ہے کہ دو یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کیلئے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہیں کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کیلئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اور اس کو بھی کہ خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔"[8]

چنانچہ ناپاک چیزیں نہیں کھانی چاہیئے، اسلامی طبی نقطہ نگاہ سے "الطیبات" چیزیں نہ صرف اچھی، خوشگوار، مزیدار، میٹھی اور پاک وصاف ہوتی ہیں بلکہ ہمارے جسم کے لئے صحت مند اور مفید بھی ہوتی ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جو چیز صحت کے لئے اچھی اور مفید ہوتی ہے وہ ذہن اور روح کے لئے اچھی اور مفید ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے وضاحت کر چکے ہیں کہ حرام غذا اور مشروبات استعمال کرنا نہ صرف صحت کے لئے مضر ہیں بلکہ انسان کی اخلاقی اور روحانی خصوصیات پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ ممنوع غذا انسان کو برے کاموں کی طرف لے جانے والی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے۔ غذا پر کنٹرول انسان میں نیکیوں کی فروغ کا سبب بنتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ اسلامی قانون کی ایک خوبی کو بیان کیا جائے وہ یہ کہ اس نے صرف وہ چیزیں منع کی ہیں جو غیر ضروری اور غیر ضیاع ہیں۔ جبکہ ایسی متبادل متعین کی ہیں جو بہتر بھی ہیں اور انسانوں کو زیادہ آسانی مہیا کرتی ہے، اس سلسلے میں بہت سے مسلمان سکالر (علماء کرام) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نشہ آور مشروبات اس لئے منع کی ہیں تاکہ وہ دوسری ایسی مزیدار مشروبات سے محظوظ ہو جو جسم اور ذہن کے لئے صحت مند بھی ہیں، اس میں ناپاک غذائیں منع کی ہیں لیکن متبادل کے طور صحت مند غذائیں مہیا کی ہیں۔

قرآن وحدیث اور فقہی کتب میں حلال وحرام غذاؤں کی فہرست دیکھنے کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں جو اشیاء حلال قرار دی گئی ہیں وہ انسان کی طبی ضرورت وحاجت کو پورا کر سکتی ہیں اور جو اشیاء حرام قرار دی گئی ہیں وہ صحت کے لئے نقصان دہ ہیں اور ان کے استعمال نہ کرنے سے صحت میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی بلکہ انسان ان کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا۔ محرمات اور خبائث سے اجتناب ہمارا دینی فریضہ ہے جس میں ہماری صحت کے لئے بھلائی ہے۔ محرمات کی ایک طویل فہرست ہے۔ جن کی تفصیل میں جانے کا یہاں موقع نہیں ہے۔ ذیل میں چند محرمات جیسے مردار، خون، لحم خنزیر اور شراب کا میڈیکل سائنس کی روشنی میں ذکر کیا جائے گا۔

انسان پر غذا کا اثر:

انسان جو کھانا کھاتا ہے اس کا اثر اسکے اخلاق وسلوک پر ہوتا ہے پس اگر وہ پاک روزی کھاتا ہے تو اس پر اسکا اچھا اثر ہوتا ہے، اور اگر وہ ناپاک روزی کھاتا ہے تو اس کا بُرا اثر پڑتا ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے بندوں کو پاک اور حلال روزی کھانے کا حکم دیا ہے اور ناپاک وحرام کھانے سے منع کیا ہے۔

کھانے پینے میں اصل حلت ہے:

ہر کھانے پینے کی چیز جوپاک ہواور جس میں کوئی نقصان نہ ہووہ حلال ہے جیسے گوشت ،غلہ، پھل ،شہد ،دودھ، کھجور وغیرہ اور ہر نجس ونقصان دہ چیز جیسے مردار،دم مسفوح(بہتا خون)،زہر،شراب، حشیش،نشہ آوراشیاء تمباکو، تاڑی وغیرہ حرام ہے یہ سب چیزیں جسم ومال اور عقل کیلئے نقصان دہ ہیں اور نجس ہیں۔

جو جانوراور پرندے حرام ہیں:

یہ وہ جانوراور پرندے ہیں جن کے گندہ و نجس ہونے پر شرعی نص موجود ہے جیسے گدھا،سور،یاجن کی تحدید پر نص موجود ہے ،جیسے کچلی کے دانت والے درندے ،پنجوں سے پکڑ کر کھانے والے پرندے یا جن کا پلید وناپاک ہونا معروف ہے جیسے چوہا،کیڑے مکوڑے،یا جن کے مارنے کا شریعت نے حکم دیاہے: جیسے سانپ، بچھو،یاجن کومارنے سے منع کیاہے، جیسے ہدہد اور مینڈک وغیرہ جو مرے ہوئے جانور کا بدبو اور جثہ کھاتے ہیں جیسے گدھ یاجو حلال وحرام کے درمیان پیدا ہوئے ہیں جیسے خچر جو کہ مادہ گھوڑی کے ساتھ نر گدھے کی جفتی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں ،یا جو مردار یا فسق ہیں اور وہ یہ جانور ہیں جن کو ذبح کرنے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیاہو یا جنہیں کھانے کی شریعت نے اجازت نہ دی ہو جیسے غصب کیاہوا اور چرایا ہوا مال۔

وہ درندے جو حرام ہے:

ہر کچلی کے دانت سے شکار پکڑنے والا درندہ جیسے ،شیر ،چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، تندوا، کتا،لومڑی، سور، گیدڑ، بلی، مگرمچھ، بندروغیرہ حرام ہے البتہ بجّو حلال ہے۔

وہ پرندے جو حرام ہیں:

ہر وہ پرندہ جو(چنگل) پنجہ سے پکڑ کر شکار کرتا ہے اسکا کھانا حرام ہے جیسے عقاب، باز، شکرہ، شاہین، باشق، چیل، الووغیرہ اسی طرح جو پرندے میت کا بدبودار جثہ کھاتے ہیں وہ بھی حرام ہیں، مثلاً گدھ، کوا، رخم(گدھ کی ایک قسم) ہدہد،لٹورا، خطاف(ابابیل کی مانند ایک پرندہ)وغیرہ۔

وہ جانور اور پرندے جو مباح ہیں:

خشکی کے سارے حیوانات مباح ہیں سوائے ان حیوانات کے جن کا بیان اوپر گزر چکاہے یاجو انہیں کے مثل ہیں،لہذا بہیمۃ الانعام کا کھانا جائزہے، اوروہ اونٹ گائے، اور بکری ہیں، ان کے علاوہ جنگلی گدھا، گھوڑا، بجو، گوہ، نیل گائے، ہرن، خرگوش، زراف، اور سارے جنگلی جانور، (ان جانوروں کے علاوہ جو کچلی کے دانت سے شکار کرتے ہیں) کا کھانا

جائز ہے، سارے پرندے مباح ہیں سوائے ان پرندوں کے جن کا بیان گزر چکا ہے، یا جو انہیں کے مثل ہیں، لہذا مرغی، کبوتر، شتر مرغ، اور چڑیا وغیرہ کھانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ[9]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلیوں سے شکار کرنے والے درندوں اور پنجوں سے پکڑ کر شکار کرنے والے پرندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے" شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں ":مخلب سے مراد وہ ناخن نہیں جو مرغ کی ٹانگ میں پنجے سے اوپر ہوتا ہے، یہ مخلب تو ہے لیکن وہ اس سے شکار نہیں کرتا"۔[10]

پانی کے حیوانات یعنی جو صرف پانی ہی میں رہتے ہیں چھوٹے بڑے سب حلال ہیں ان میں سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: "تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اسکا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے فائدہ کے واسطے اور مسافروں کے واسطے"[11]

جن چیزوں کا کھانا حرام ہے:

اللہ تعالی فرماتا ہے "اور جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے۔"۔[12]

ایک جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے: "تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا ہوا) لہو اور سُوَر کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کر کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو۔ اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے۔ اور یہ بھی کہ پانسوں سے قسمت معلوم کرو۔ یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔"۔[13]

مردار اور بہایا ہوا خون دونوں حرام ہے، البتہ حدیث میں بعض چیزوں کو ان سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ: الْحُوتُ وَالْجَرَادُ" [14]

ترجمہ: ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں، وہ دونوں مردار مچھلی، اور ٹڈی ہیں اور دونوں خون کلیجی اور تلی ہیں"۔

درجہ بالا بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انسان کے جسم کی بقاء اور اسلامی قانون کے مقاصد کے حصول کے لئے حلال و حرام کے نظریات نہایت اہم ہیں۔ یہ انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے اور اسے خوشی مہیا کرنے کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ نتیجتاً حرام غذائیں اور نشہ آور مشروبات اور ان کی طرف جانے والے تمام راستوں کے

امتناع انسانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ جس سے انسانی جسم اور ذہن اور بطورِ کل تمام معاشرہ بیماریوں اور ذہنی انتشار جیسے نتائج سے محفوظ رہتا ہے، ممنوعہ اشیا فطرتاً انسانی جسم انسانی قوتِ فیصلہ اور انسان کی ذاتی ترقی یا بطورِ کل ان تمام پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو چیز صحت کے لئے مضر ہے وہ اسلامی قانون میں منع یا قابلِ نفرت ٹھہرائی گئی ہے۔ اور کوئی ایسی چیز صحت کے لئے مفید نہیں جو حلال نہ ٹھہرائی گئی ہو جو اسلامی قانون میں قابل اجازت ہو اس حقیقت کی بنیاد پر علامہ یوسف القرضاوی رقمطراز ہیں کہ شریعت اسلامی کا ایک عام قانون یہ ہے کہ مسلمان کے لئے کوئی بھی ایسی چیز جو فوری طرپر یا بدیر موت کا سبب بنتی ہو کھانا یا پینا حرام ہے، جیسا کہ زہر یا ایسی چیزیں جو انسانی جسم کے لئے مضر یا نقصان دہ ہو، اسی طرح کوئی ایسی چیز کا زیادہ استعمال جو بیماری کا سبب بنتی ہو بھی کھانا یا پینا حرام ہے، کیونکہ مسلمان مکمل طور پر اپنی ذات کا مالک نہیں، بلکہ وہ اسلامی مذہب اور اُمت کا قیمتی سرمایہ بھی اور اس کی زندگی صحت اور وہ تمام چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے اس کے پاس ایک امانت ہے جنہیں ضائع کرنے کی اسے اجازت نہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تمہارے لئے مردار کا گشت اور خون اور خنزیر کا گوشت اور اس (جانور) کا (گوشت) جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور نام لیا گیا ہو اور جو گلہ گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ لگنے سے مر گیا ہو اور جو اونچائی سے گر کر مر گیا ہو اور جسے دوسرے جانوروں نے سینگ مار کر مارا ہو اور جسے دوسرے جنگلی درندوں نے چیر پھاڑا ہو جب تک کہ تم اسے حلال طریقے سے ذبح کر کے پاک وصاف نہ کر لو جب کہ یہ زندہ ہو، اور جو بتوں کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ اور تمہارے لئے تیروں کے ذریعے قرعہ نکالنا بھی منع ہے۔ یہ حرام ہے۔"[15]

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے محبوب جناب نبی پاک ﷺ کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

" کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا۔ بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا گناہ کی کوئی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہے۔ (اور) اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔"[16]

اگر ہم درجہ بالا آیات پر غور کریں تو ہم چار (4) قسم کی ممنوعہ یعنی حرام اشیا کی درجہ بندی کر سکتے ہیں۔

1۔ میتۃ (مردار) 2۔ دم (خون) 3۔ لحم الخنزیر (خنزیر کا گوشت) 4۔ احل لغیر اللہ (غیر اللہ کے نام پر ذبح)

اور وہ حرام جانور یہ ہیں جن کو قرآن نے بیان کیا ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيم۔[17]

ترجمہ: حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور لہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر پکارا جائے غیر اللہ کا نام اور جو مر گیا ہو گلا گھونٹنے سے اور چوٹ سے یا اونچائی کے گرنے سے یا سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا درندہ نے مگر تم نے جس کو ذبح کر لیا ہو اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے اور یہ گناہ کا کام ہے اور آج ناامید ہو گئے کافر تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔ پھر جو کوئی لاچار ہو جائے بھوک میں لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔ اس آیت مبارکہ میں گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے:

1: میتۃ (مردار)۔ مردار وہ جانور ہے جو بغیر ذبح یا بغیر اسم اللہ کے مر جائے البتہ حدیث کے ذریعے دو چیزوں کی تخصیص کی گئی ہے۔ حدیث یہ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ : أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ ، فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ ، وَأَمَّا الدَّمَانِ ، فَالْكَبِدُ وَالطِّحَال۔[18]

"ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے دو مردہ چیزیں حلال ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی اور جگر اور تلی"۔

2: **الدم** (خون): اس آیت میں دم کو مسفوح کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے کہ یہاں خون سے مراد بہنے والا خون ہے اسی وجہ مذکورہ حدیث میں جگر اور تلی حلال کی گئی ہیں۔

3: **لحم الخنزیر** (خنزیر کا گوشت): خنزیر کے پورے بدن کے گوشت کو حرام کیا گیا ہے اس لئے آیت میں لفظ "لحم" بھی آیا ہے۔

یہاں پر تو صرف گوشت کا حکم ہے لیکن اس کا جوٹا بھی حرام ہے البتہ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ علاوہ بالوں کے پورا خنزیر حرام ہے کیونکہ بالوں سے چمڑا سینا جائز ہے۔[19] لیکن ابن منذر نے اس (بالوں) کے نجاست پر اجماع نقل کیا ہے[20] حالانکہ اس کے اجماع کے دعوی میں اشکال ہے کیونکہ امام مالکؒ اس میں اختلاف کرتے ہیں البتہ خنزیر کتے سے بدتر ہے کیونکہ اس کا قتل مستحب ہے اور اس سے انتفاع کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔

4: **ما اهل لغیر الله به**: وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے وہ بھی حرام ہے۔

5: الْمُنْخَنِقَةُ: پھندا لگ جانے والے جانور بھی حرام ہیں۔

6: الْمَوْقُوذَةُ: شدید چوٹ (پتھر، لاٹھی وغیرہ سے) کی وجہ سے مر جانے والے جانور بھی حرام ہیں۔

7: الْمُتَرَدِّيَةُ: اونچی جگہ سے گر کے مر جانے والے جانور بھی حرام ہیں۔

8: النَّطِيحَةُ: طبعی یا غیر طبعی یا حادثاتی موت آنے والے جانور بھی حرام ہیں۔

9: مَاأَكَلَ السَّبُعُ: کسی درندہ جانور کے چیر پھاڑ کی وجہ سے مرنے والے جانور بھی حرام ہیں۔

10: مَاذُبِحَ عَلَي النُّصُبِ: مخصوص پتھروں پر قربان کئے جانے والے جانور بھی حرام ہیں۔

11: **استقسام بالازلام:** قسمت آزمائی کے ذریعے گوشت تقسیم کرنا بھی حرام ہے۔ استقسام بالازلام کا مطلب یہ ہے کہ دراصل قریش کا سب سے بڑا بت زمانہ جاہلیت میں ہُبل تھا جو کہ خانہ کعبہ میں نصب تھا اس کے پاس سات تیر رکھے ہوئے تھے جن میں سے ہر ایک پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوا تھا۔ اہل عرب ان تیروں پر قسمت آزمائی کرتے اور پھر جو تیر نکل آتا اس پر لکھی ہوئی بات پر عمل کرتے۔ قربانی کے جانوروں میں گوشت کی تقسیم بھی ایسی ہی ہوتی جس کی وجہ سے کسی کو زیادہ ملتا کسی کو کم اور کسی کو کچھ بھی نہ ملتا۔ قرآن پاک نے اس طریقے سے حاصل شدہ گوشت کو حرام قرار دیا۔

اسلام میں حرام جانوروں کا ایک اصل الاصول نبی کریم ﷺ نے اس حدیث مبارک میں بیان کر دیا ہے:

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ، وَلُحُومَ البِغَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ" [21]

ترجمہ "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے موقع پر گدھوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دیا اور ہر کچلی والے درندوں کو حرام قرار دے دیا"۔

جس طرح اسلام نے حلال و حرام کی پہچان کے لئے اصول مقرر کئے ہیں کہ حرام جانوروں کو گنوا دیا اور حلال جانوروں میں وسعت رکھی تو اسی طرح ہندو مت اور سکھ مت میں بھی حلال و حرام کی پہچان کے لئے اصول مقرر ہیں اور وہ کچھ یوں بیان ہوا ہے: یہ سب جانور ہیں جنہیں تم زمین کے سبھی جانوروں میں سے کھا سکتے ہو۔ اگر جانور کے کھُر دو حصّوں میں بٹے ہوں اور وہ جانور جُگالی بھی کرتا ہو تو تم اس جانور کا گوشت کھا سکتے ہو۔ جو جانور جُگالی کرتے ہیں لیکن اُن کے کھُر پھٹے نہ ہو تو ایسے جانور کا گوشت مت کھاؤ۔ جیسے اُونٹ، سمندری چٹان کا بجّو اور خرگوش تمہارے لئے ناپاک ہے۔ دوسرے جانوروں کے کھُر جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں لیکن وہ جُگالی نہیں کرتے اس لئے ان جانوروں کو مت کھاؤ۔ سُوّر ویسا ہی ہے اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک ہے۔ اُن جانوروں کا گوشت مت کھاؤ حتیٰ کہ ان کے مُردہ جسم کو بھی مت چھونا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔

شراب کا حکم:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الآخِرَةِ [22]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہر نشہ آور چیز شراب ہے ،اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس نے دنیا میں شراب پی اوراس حال میں مرا کہ وہ شراب کا عادی تھا اور توبہ نہیں کیا، تواسے آخرت میں جنت کی شراب پینا نصیب نہیں ہو گا۔

عن عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلا يَقْعُدَنَّ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ، الخ [23]

" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلے"

شراب پینے والے کی سزا:

عن جابر قال قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَال قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ:عَرَقُ أَهْلِ النَّارأَوْعُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ [24]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہر نشہ آور چیز حرام ہے،اوراللہ تعالی نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا اس کو وہ طینۃ الخبال پلائے گا لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم طینہ الخبال کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ یا اہل جہنم کا نچوڑ"

قبل اسلام قوم عرب شراب کی جتنی رسیا تھی شاید کہ دوسری اور قوم رہی ہو۔اسی لئے اسلام نے اسے یک لخت حرام نہیں قرار دیا۔ کیونکہ یہ حکم ان پر بہت شاق گزرتا۔ چناچہ اس کے بارے میں امتناعی حکم بتدریجاً نازل ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے:يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا [25]

"پوچھتے ہیں: شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے ؟ کہو: ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہیں، مگر ان کا گناہ اُن کے فائدے سے بہت زیادہ ہے"

دوسرے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم صادر فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ [26]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ"

حکم امتناعی کا یہ پہلا درجہ تھا جس میں بتایا گیا کہ اسے فائدہ سمجھ کر استعمال نہ کیا جائے، اس کے نقصانات اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات اور اس کا گناہ، فوائد سے کہیں زیادہ ہے۔ چناچہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد صحابہ کرامؓ کی اچھی خاصی تعداد شراب سے اجتناب کرنے لگی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے صریح اور واضح الفاظ میں اس کی ممانعت کا حکم جاری فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [27]

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی"

درحقیقت انسان شراب پینے کی وجہ سے عقل و شعور سے محروم ہو جاتا ہے۔ شراب بقائے باہم کے رشتہ کو ختم کر دیتی ہے۔ اخوت و محبت اور ہمدردی و بھائی چارگی کا گلا گھونٹتی ہے۔ یہ وہ نشہ ہے جس سے بدمست ہو کر انسان ایسی ایسی حرکتیں کر ڈالتا ہے جس سے انسان تو انسان جانور بھی شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں شراب نوشی کو تمام برائیوں کی جڑ کہا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ مَنْ شَرِبَهَا[28]

شراب برائیوں کی ماں ہے اور یہ تمام برائیوں میں سب سے بڑی برائی جس نے اسے پیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والوں پر لعنت بھیجی ہے کیوں کہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالمحْمُولَةُ إِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا، وَالمشْتَرِي لَهَا، وَالمشْتَرَاةُ لَهُ. [29]

ترجمہ۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، شراب نچوڑنے والے پر، جس کے لئے شراب نچوڑی جائے، شراب پینے والے پر، اور شراب اٹھا کر لیجانے والے پر، اور جسکے پاس اٹھا کر لے جائے، اور اسکے پلانے والے پر، اسکے بیچنے والے پر، اسکی قیمت کھانے والے پر، اسکے خریدنے والے پر اور جس کیلئے خریدی جائے"۔

مزید یہ کہ حلال و حرام جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں قرآن مجید میں اس طرح کا مضمون آیا ہوا ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ الخ [30]

ترجمہ "تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا ہوا) لہو اور سُؤر کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کر کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔

یہ بات تو مسلم ہے کہ خنزیر ہمارے مذہب میں حرام ہے لیکن اونٹ اسلام میں حلال ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ۔[31]

ترجمہ۔ "اور اونٹوں میں سے دو"۔

نبی کریم ﷺ سے قبل حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونٹ کا گوشت اور دودھ دونوں کو اپنے اوپر حرام قرار دیا تھا مگر یہ بوجہ بیماری تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کی شکایت تھی۔ اور اسی مضمون کو قرآن پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ-[32]

"ترجمہ۔ سب کھانے کی چیزیں حلال تھی بنی اسرائیل کو مگر وہ جو حرام کی تھی اسرائیل (یعقوبؑ) نے اپنے اوپر تورات نازل ہونے سے پہلے تو کہہ لاؤ تورات اور پڑھو اگر تم سچے ہو"۔

حوالہ جات

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل "صحیح بخاری" کتاب البیوع، بَابٌ: الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ، ج3 ص53، رقم الحدیث 2051

[2] القرآن، المائدہ: 3:5

[3] الجاثیہ 45:18

[4] محمد علی، مولانا، تھانوی "کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم" ص550 ج2

[5] برہان الدین، مرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر "الھدایہ مع الدرایہ" ص199 ج3

[6] القرآن، المائدہ 5:87

[7] القرآن، البقرہ، 2:172

[8] القرآن، الاعراف 32،33:7

[9] النيسابوري، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري "صحیح مسلم" بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، ص1534، رقم الحدیث 1934

[10] العثیمین، محمد بن صالح بن محمد، "الشرح الممتع علی زاد المستقنع "ص20ج15 دار ابن جوزی، ط1422

[11] القرآن، المائدة:96:5

[12] القرآن، الانعام121:6

[13] القرآن،(المائدة:3:5

[14] ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني "سنن ابن ماجه "الناشر: دار الرسالة العالمية، ط2009ء ص372، ج4، رقم الحديث3218

[15] القرآن، المائده5:3

[16] القرآن، الانعام6:145

[17] القرآن، المائده3:5

[18] أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني "سنن الدارقطني" الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت –لبنان، ط2004ء، ص،490ر قم الحديث4732

[19] القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين "تفسير القرطبي" الناشر: دار الكتب المصرية– القاهرة ص223، ج2

[20] النيسابوري، أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر "كتاب تفسير القرآن" دار النشر: دار المآثر- المدينة النبوية، ص644، ج2

[21] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، أبو عيسى "سنن الترمذي "ص78ر قم الحديث1478

[22] محمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري الجعفي" صحيح بخاری "ص104، ج7، رقم الحديث 5575

[23] الشيباني، أبو عبد الله، أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد "مسند الإمام أحمد بن حنبل "ص277ج1ر قم الحديث125

[24] النيسابوري، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري" صحيح مسلم "بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ، ص1587، رقم الحديث2002

[25] القرآن، البقره219:2

[26] القرآن، النساء43:4

[27] القرآن، المائده90:5

[28] الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم "المعجم الكبير "رقم الحديث11372 دار النشر: مكتبة ابن تيمية- القاهرة

[29] الترمذي، محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، أبو عيسى "سنن الترمذي "ص580، ج2، رقم الحديث1295

[30] القرآن، المائده3:5

[31] القرآن، الانعام144:6

[32] القرآن، آل عمران 93:3